Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر: نسیم سیفی)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۴/۳۹ | بدھ ۲، ربیع الاوّل ۱۴۱۰ھ ۴، اخاء ۱۳۶۸ ہش، ۴، اکتوبر ۱۹۸۹ء | ۲۲۵

دُعائیں طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ

"دُعائیں بھی خدا تعالیٰ بھی بات اُسی وقت سُنتا ہے جب اس کے پیچھے عظمتِ کردار موجود ہو۔ اس کے بغیر دعا میں طاقت پیدا نہیں ہوتی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"یاد رکھو دنیا انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ یہ اسکی اپنی کمزوری ہے کہ اپنے جیسی مخلوق کو نافع یا ضار سمجھتا ہے۔ نفع اور ضرر اللہ ہی کی طرف سے ملتا ہے۔ ہماری مراد اس سے یہ ہے کہ انسان معرفت کی آنکھ سے خدا کو شناخت کرلے۔ جبتک عملی طور پر خدا شناسی کو ثابت کر کے نہ دکھائے تو دہریہ ہے۔

میں نے غور کیا ہے۔ قرآن شریف میں کئی ہزار حکم ہیں انکی پابندی نہیں کی جاتی ادنیٰ ادنیٰ سی باتوں میں خلاف ورزی کرلی جاتی ہے۔ یہاں تک دیکھا جاتا ہے کہ بعض جھوٹ تو دکاندار بولتے ہیں اور بعض مصالحہ دار جھوٹ بولتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اس کو رجس کے ساتھ رکھا ہے مگر بہت سے لوگ دیکھے ہیں کہ رنگ آمیزی کر کے حالات بیان کرنے سے نہیں رُکتے اور اس کو کوئی گناہ بھی نہیں سمجھتے۔ ہنسی کے طور پر بھی جھوٹ بولتے ہیں۔ انسان صدیق نہیں کہلا سکتا جب تک جھوٹ کے تمام شعبوں سے پرہیز نہ کرے۔"

انسان جب فسق و فجور میں پڑ جاتا ہے تو پھر ان لذّات کو کیسے چھوڑ سکتا ہے؟ اس کے چھوڑنے کی ایک ہی راہ ہے کہ گناہ کی معرفت انسان کو ہو اور یہ معلوم ہو جاوے کہ اللہ تعالیٰ گناہ پر سزا دیتا ہے۔ حیوان بھی جب معرفت پیدا کر لیتا ہے کہ یہ کام کروں گا تو سزا ملے گی تو وہ بھی اس سے بچتا ہے۔ کتّے کو بھی اگر ایک چھڑی دکھائی جائے تو وہ بھاگتا ہے اور دہشت زدہ ہو جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ انسان انسان ہو کر خدا تعالیٰ سے اتنا بھی نہ ڈرے جتنا ایک حیوان سوٹے سے ڈرتا ہے۔

قارئین کی خدمت میں مندرجہ ذیل احباب کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

- مکرم چوہدری رشید احمد صاحب مقیم دینکوئر۔ کینیڈا بعارضہ کینسر بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔
- مکرم رانا قیصر ہمایوں صاحب (آف ضلع سیالکوٹ) کے دل کا آپریشن کمبائنڈ ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں ہونے والا ہے۔
- مکرم ماسٹر محمود احمد صاحب آف کھاریاں کی اہلیہ صاحبہ درد گردہ کی وجہ سے کراچی میں سخت بیمار ہیں۔
- مکرم شکر اللہ خان صاحب معدہ کے السر کی وجہ سے بیمار ہیں۔
- مکرم نذیر احمد صاحب جٹ کارکن الفضل کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ دمہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔
- مکرم ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب سابق معلم وقف جدید بعارضہ شوگر بیمار چلے آرہے ہیں۔
- مکرم محمود احمد صاحب نے اپنی صحت۔ امتحان میں کامیابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔
- مکرم نسیم الرحمٰن صاحب کراچی کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

مکرم سیّد قمر سلیمان صاحب
کے بارے میں
خصوصی دُعاؤں کی درخواست

مکرم سیّد قمر سلیمان احمد صاحب کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی ۳، اکتوبر صبح ۱۱ بجے دن کی اطلاع یہ ہے کہ:

طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے اللہ تعالیٰ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔

دُعا کے بغیر کوئی محنت ثمر دار نہیں ہوتی

ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

دعا کے بغیر کسی کوشش کو پھل نہیں لگتا، دعا کے بغیر کوئی محنت ثمر دار نہیں ہوتی۔ پس وہ ماں باپ جو اپنی اولاد کی تربیت میں دعا سے کام نہیں لیتے وہ جتنی محنت کریں حقیقت یہ ہے کہ ان کی محنت کو پھل نہیں لگ سکتا اگر دعا کے پانی کے بغیر خشک محنت کریں گے تو یاد رکھیں کہ وہ خشک نمازی پیدا کر دیں گے لیکن حقیقی عبادت پیدا کرنے والے پیدا نہیں کر سکتے۔ اس مسئلے پر غور کرتے ہوئے جب میں نے اپنے تجربہ پر نظر ڈالی تو اسوقت مجھے سمجھ آئی کہ کیوں بعض سخت گیر ماں باپ کی اولاد نماز پر تو قائم ہوئی لیکن وہ لوگ نماز کی روح سے خالی رہے اور جس طرح ایک مشین گھومتی ہے یا ایک روبوٹ چلتا ہے جو بظاہر زندگی والے آثار رکھتا ہے لیکن حقیقت میں زندگی سے خالی ہوتا ہے۔ ایسی عبادتیں بھی ہو جاتی ہیں۔ پس آخری بات یا یوں کہنا چاہیئے کہ پہلی بات جو آخری بھی ہے اور پہلی بھی ہے وہ یہی ہے کہ اپنی آئندہ نسلوں کو عبادتوں پر قائم کرنے کیلئے دعا کی طرف متوجہ ہوں اور دعاؤں میں ابتہال پیدا کریں۔ دعاؤں میں درد پیدا کریں۔ دعاؤں میں گریہ وزاری پیدا کریں۔ دعاؤں میں خدا تعالےٰ آپ کی بے چینی و بیقراری کو محسوس کرے اور وہ جان لے کہ آپ واقعتہً اپنی اولادوں اور آئندہ دور میں آنیوالی نسلوں کو خدا کے عبادت گزار بندے بنانا چاہتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو ..... آپ کے صراطِ مستقیم پہ چلنے کا آغاز ہو جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ، قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ ر اخاء ۱۳۶۸ ہش ۴ ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

ذاتی محبّت

محبت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جو کسی کے مفاد کے ساتھ وابستہ ہو۔ مفاد حاصل ہوتا رہے تو محبّت قائم رہتی ہے اور مفاد کا حصول مشکل ہو جائے یا ناممکن تو محبت بھی گھٹنے لگتی ہے اور گھٹتے گھٹتے بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے بلکہ بعض حالات میں تو محبّت دشمنی میں بدل جاتی ہے اور وہ اس لئے کہ انسان سمجھتا ہے کہ جو مفاد مجھے مل رہا ہے وہ اب تو نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہے کہ میں نقصان میں ہوں اور یہ نقصان فلاں شخص سے مجھے پہنچ رہا ہے۔ بس اس کے ساتھ دشمنی کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے مفاد پرستی کی محبّت ہمیشہ دشمنی میں بدل کے رہتی ہے۔ کون ہے جو ہمیشہ کسی کو فائدہ پہنچا سکے اور جب فائدہ پہنچانے سے قاصر ہوگا تو محبّت ختم اور دشمنی شروع۔

دوسری محبّت ہے ذاتی۔ چاہے کچھ ہو محبت جاری رہے گی بلکہ نکھرتی رہے گی اور بڑھتی رہے گی۔ نہ کسی فائدہ کا خیال نہ کسی نقصان کا ڈر۔ ایسی محبّت پر کبھی آنچ نہیں آتی۔ یہ کبھی کم نہیں ہوتی۔ اس کے ختم ہونے کے کوئی امکانات نہیں ہوتے لیکن یہ ذاتی محبّت بھی فائدہ سے خالی نہیں ہوتی۔ آخر جس سے آپ محبّت کرتے ہیں اور بے لوث محبّت کرتے ہیں وہ آپ کو فائدہ کیوں نہیں پہنچائے گا چاہے اتنا ہی فائدہ ہو کہ نقصان سے محفوظ رکھے۔ لیکن اگر اسکی استطاعت اس قدر ہے کہ فائدہ پہنچائے تو یقیناً آپ کو فائدہ بھی پہنچائے گا۔ اور یہ فائدہ آپکو ملے گا بغیر مانگے کے۔ مانگے کے فائدے سے زیادہ لذیذ اور زیادہ شیریں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ " انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے۔" اور اسکی مثال حضورِ اقدس دیتے ہیں ماں کی محبّت کے ساتھ۔ ماں بچے سے ذاتی محبّت کرتی ہے۔ اور چاہے اسے کوئی کتنا ہی لالچ دے یا ڈرائے وہ اس محبّت کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتی۔ نہ اس کی یہ محبّت کم ہوتی ہے۔ مزید حضور فرماتے ہیں " خدا تو وہ خدا ہے جو ایسا رحیم و کریم ہے کہ جو اس کا انکار کرتے ہیں انکو بھی رزق دیتا ہے۔ کیا سچ کہا ہے:

دوستاں را کجا کنی محروم ٭ تو کہ با دشمناں نظر داری

جب وہ دشمنوں کو محروم نہیں کرتا تو وہ دوستوں کو کب ضائع کر سکتا ہے۔"

پس ذاتی محبّت سے انسان اللہ تعالیٰ کی دوستی حاصل کر لیتا ہے اور وہ سب کچھ بھی جسکی اسے ضرورت ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

آگ پانی سے خوف آتا ہے
دل دہلتا ہے تلملاتا ہے
آسماں دے اگر تسلی تو
آدمی ان میں کود جاتا ہے

ابوالاقبال

جو چلاتا ہے مرا ہاتھ اسے دیکھ کے چل
یہ قلم اسکا کرشمہ ہے مرے دوست سنبھل

تجھکو اکساتی تو ہے تیری تنومندی مگر
اتنا کمزور نہ تو مجھکو سمجھ یوں نہ مچل

میں تو آیا ہوں یہاں دار و رسن کی خاطر
تجھ میں ہمّت ہے تو اب اپنا ارادہ نہ بدل

میرے حصّے کی زمیں سخت ہے مضبوط بھی ہے
تو نے رکھا ہے جہاں پاؤں وہی ہے دلدل

پَرِ بریدہ کی اڑانوں کا تماشہ کرئیے
تو کہ لاتا ہے زمیں پر تجھے اڑنے کا عمل

آؤ گرتے ہوئے انساں کو سنبھالا دیں ہم
خدمتِ خلق سے کھل اٹھتا ہے ہر دل کا کنول

رات کے پچھلے پہر کس نے صدا دی ہے مجھے
میرے ہر موئے بدن میں ہے یہ کس کی ہلچل

یوں تو ملنے پہ بھی ہو جاتے ہیں جذبے بیدار
انکی فرقت کا مگر مل نہ سکا کوئی بدل

کوئی بتلائے کہ کیا نام ہے اس موسم کا
جب ہوا دینے لگے اس کے کرم کا آنچل

جنکو ملتا ہے سکوں دست درازی سے نسیم
انکے ہاتھوں یہ گریباں ہے بہت مستعمل

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر محمد احمد اشرف

یادداشت

انسانی دماغ اگرچہ قریباً ڈیڑھ کلو کا جیلی جیسا مرکب ہے لیکن اس میں تین ارب عصبی خلیات (NEURONS) اور اس سے پانچ تا دس گنا زیادہ دیگر خلیات (GLIAL CELLS) موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی قدرت کا عجیب شاہکار ہیں۔ یہ سب خلیات ہی انسان کے جذبات، احساسات، یادداشت اور افعال کا مرکز ہیں۔ کوئی بات ذہن میں کس طرح محفوظ ہو جاتی ہے اور پھر کیسے دوبارہ یاد آجاتی ہے۔ شاید ذہن کا سب سے اہم کام یہی ہے۔ لیکن موجودہ سائنسی تحقیق کے مطابق مکمل طور پر اس سارے عمل کی تشریح ابھی تک نہیں کی جا سکی۔

ع کیا عجب تو نے ہر اِک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

لیکن یادداشت کے بارے میں موجودہ سائنس نے کچھ بنیادی نفسیاتی اور اعصابی پروسیسز (PROCESSES) کی نشاندہی ضرور کر دی ہے۔

یادداشت کی تین قسمیں

علم الافعال کے ماہرین کے مطابق یادداشت تین طرح کی ہوتی ہے۔

۱۔ سینسری (SENSORY) یادداشت

یہ وہ قابلیّت ہے جس کی بدولت کوئی علم بہت ہی تھوڑے وقت کے لئے دماغ میں موجود رہتا ہے۔ اگرچہ یہ وقت ایک سیکنڈ سے بھی کم ہوتا ہے۔ لیکن اتنا کافی ہوتا ہے کہ دماغ اس علم کا پہلے یا بعد میں آنے والے علم سے رابطہ کر سکتا ہے اور اگر کوئی بات اہم ہو تو اسے ریکارڈ کر سکتا ہے۔

۲۔ پرائمری یادداشت

یہ وہ قابلیّت ہے جس کے ذریعہ انسان حروف، الفاظ، اعداد یا دوسرے مختلف حقائق کو چند سیکنڈ سے لے کر چند منٹوں تک یاد رکھ سکتا ہے۔ اس کی مثال یوں دی جا سکتی ہے کہ اگر ایک شخص ٹیلی فون کی ڈائریکٹری میں سے کوئی فون نمبر پڑھے تو وہ نمبر اسے ڈائریکٹری بند کرنے کے بعد بھی چند منٹوں تک یاد رہ سکتا ہے۔ اور اس کے لئے اسے ذہن پر کوئی دباؤ نہیں ڈالنا پڑتا۔ اس قسم کی کوئی نئی معلومات جب دماغ تک پہنچتی ہے تو پہلی معلومات دماغ سے غائب ہو جاتی ہے۔ بالکل ایسے ہی جیسے وہی شخص اسی وقت اگر ٹیلی فون ڈائریکٹری میں سے کوئی دوسرا فون نمبر نکالے تو پہلا نمبر عموماً بھول جاتا ہے۔

۳۔ سیکنڈری یادداشت

یہ وہ قابلیّت ہے جس کی بدولت انسان کسی بات کو دماغ میں اس طرح محفوظ رکھ سکتا ہے کہ گھنٹوں، مہینوں بلکہ سالوں بعد بھی وہ بات دوبارہ یاد ہو سکتی ہے۔ اسے معیّن یا مستقل یادداشت بھی کہا جا سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے بھی ایک شرط ہے یعنی سوائے اس کے کہ یادداشت بہت ہی گہری ہو چکی ہو۔ انسان کو پرانی بات یاد کرنے کیلئے کچھ سیکنڈ سے لے کر کچھ منٹوں تک ذہن پہ زور دینا پڑ سکتا ہے۔

دماغ میں کوئی بات کیسے محفوظ ہو جاتی ہے؟

سینسری اور پرائمری یادداشت ذہن میں کس طرح تھوڑے وقت کے لئے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ TEMPORAL LOBES دماغ کے ایک حصّے میں موجود عصبی خلیات میں یہ بات ایک اعصابی لہر کی صورت میں ایک خاص وقت تک اِدھر اُدھر گھومتی رہتی ہے۔

لیکن سیکنڈری یادداشت کا عمل اس سے کچھ مختلف ہے۔ اس عمل میں کوئی بات دماغ کے حصّے ہپوکیمپس (HIPPO CAMPUS) کے خلیات میں اس طرح جذب ہو جاتی ہے کہ خلیے کے کسی حصّے، جوڑ یا سارے خلیے میں کوئی طبعی یا کیمیائی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جب وہ بات یاد کرنے کا حکم ملتا ہے خلیے اس بات کو بالکل ویسے ہی دوبارہ یاد کروا دیتے ہیں۔

یادداشت بہتر کرنے کے طریقے

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کسی بات کو انسان نے تھوڑی دیر کے لئے یاد کیا ہے یعنی اس کے دماغ نے اس بات کو پرائمری یادداشت میں محفوظ کیا ہے تو انسان وہی بات زیادہ دیر کے لئے بھی یاد رکھ سکتا ہے یعنی اس کا دماغ اس بات کو سیکنڈری یادداشت میں بھی محفوظ کر سکتا ہے لیکن اس عمل کے لئے مختلف لوگوں میں چند منٹوں سے لے کر کئی گھنٹے درکار ہو سکتے ہیں، اس دوران دماغ کے خلیات دراصل اس بات کو دہراتے رہتے ہیں جس کے نتیجے میں خلیات میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ عمل زیادہ تیزی سے بھی ہو سکتا ہے یعنی انسان نسبتاً جلدی کوئی بات زیادہ دیر کے لئے ذہن میں محفوظ رکھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ

۔ اس بات کو وہ خود بھی بار بار دہراتا رہے۔

۔ سطحی طور پر زیادہ پڑھنے کی بجائے تھوڑی چیزوں کا زیادہ گہری نظر سے مطالعہ کرے۔

۔ انسان پوری طرح ہشّاش بشّاش ہو یعنی اس کا دماغ تروتازہ ہو۔

ان باتوں پر عمل کرنے کے باوجود بھی ممکن ہے کہ کسی شخص کو کوئی بات دیر تک یاد نہ رہ سکتی ہو۔ اس کیفیت کو ANTEROGRADE AMNESIA بھی کہتے ہیں۔ ماہرین کا خیال ہے کہ ممکن ہے ایسے شخص کے دماغ کا ایک حصّہ ہپوکیمپس (HIPPOCAMPUS) (جو سیکنڈری یادداشت کا مرکز ہے) متأثر ہو کیونکہ تجربات سے ظاہر ہوا ہے کہ ایک تندرست اور نارمل شخص کے دماغ سے جب یہ حصّہ نکال دیا جائے تو ایسے شخص کی دیر تک یاد رکھنے کی قابلیّت ختم ہو جاتی ہے۔ اس حصّے کے علاوہ دماغ کا اگر کوئی دوسرا حصّہ بھی متأثر ہو تو چونکہ دماغ کے خلیات ایک دوسرے کے ساتھ بہت زیادہ منسلک ہیں اس لئے اس صورت میں بھی یادداشت میں فرق پڑ سکتا ہے۔ بڑھاپے کے ساتھ ساتھ طبعی تبدیلیوں کے علاوہ دماغ کے یہ حصّے جسم میں وٹامن بی نمبر 1 یعنی تھایامین (THIAMINE) کی کمی کی وجہ سے بھی متأثر ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح خوراک میں موجود بعض دیگر غذائی اجزاء بھی دماغی خلیات کے کیمیائی مادوں پر اثر انداز ہوتے ہیں مثلاً لیسی تھن (LECITHIN) والی خوراک کھانے سے ان کیمیائی مادوں کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سائنس والوں کا خیال ہے کہ خالص لیسی تھن کی کافی زیادہ مقدار قریباً بیس گرام روزانہ کھانے سے یادداشت پر اچھے اثرات کی امید کی جا سکتی ہے۔ لیکن اس بارے میں ابھی تک وثوق سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ دماغ کے دیگر افعال پر بھی مختلف غذاؤں کے مختلف اثرات کے متعلق تحقیق ہو رہی ہے۔ کچھ سائنس والوں کا خیال ہے کہ کم خوابی یا بے خوابی کی شکایت ہو تو میٹھی اور نشاستے والی اشیاء زیادہ کھانی چاہئیں۔ لیکن اگر ہوشیار، چاک و چوبند اور مستعد رہنے کی خواہش ہو تو متوازن خوراک اور پروٹین والی اشیاء مثلاً گوشت، انڈا، دالیں، سویا بین وغیرہ زیادہ مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

بڑھاپا اور یادداشت

یادداشت کی بنیاد دماغ میں اربوں کی تعداد میں موجود عصبی خلیات اور ان کے باہمی رابطوں سے ہے۔ تجربات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ انسان کی ابتدائی زندگی یعنی بچپن میں دماغی خلیات کے درمیان رابطے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ اور اس دور میں یاد کی گئی باتیں جن خلیات اور رابطوں میں محفوظ ہوتی ہیں وہ زندگی بھر کام کرتے رہتے ہیں جبکہ غیر استعمال شدہ خلیات اور رابطے عمر کے ساتھ ساتھ بالآخر ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ تبدیلی اتنی معمولی ہوتی ہے اور اس قدر آہستگی سے ہوتی ہے کہ عملی طور پر کسی ضعیف شخص کی یادداشت اور اس کے حصولِ علم کی قابلیّت پر اس سے بہت کم فرق پڑتا ہے۔

یہ درست ہے کہ بڑی عمر میں انسان کی جسمانی طاقتوں میں کمی آنا شروع ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں کی یادداشت اور ذہنی صلاحیّتوں میں بھی فرق آجاتا ہے لیکن اس بارے میں کچھ سائنسدانوں کی رائے یہ ہے کہ صرف بڑھاپے کی وجہ سے دماغی خلیات اور رابطوں میں رونما ہونے والی تبدیلی اس کی بڑی وجہ نہیں بلکہ بڑی عمر کے لوگوں میں یادداشت کے متأثر ہونے کی بنیادی وجہ دماغ کی طرف دورانِ خون کی کمی اور اس کے نتیجے میں دماغی خلیات کو خون میں موجود دو اہم اجزاء آکسیجن اور گلوکوز کا کم

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادبیات

شعور اور لاشعور کا شاعر

ڈاکٹر آغا سہیل

اردو میں نظری تنقید کی نمایاں کمی ہے۔ عملی تنقید سے نظریات مستعار لے لئے جاتے ہیں۔ چنانچہ افلاطون اور ارسطو سے لے کر بیسویں صدی تک بے شمار نظریات کی یلغار اردو ادب میں نظر آتی ہے۔ پھر بھی نظری تنقید میں باقاعدہ اور باضابطہ یعنی منضبط شکل میں مربوط نظریات کی نمایاں کمی ہے۔ اہلِ مغرب نے دوسری زبانوں میں عموماً اور انگریزی ادب میں خصوصاً ہر طرح کے نظریات کی ریل پیل جاری رکھی ہے۔ اور معاشرتی رجحانات کو ادب میں جذب کیا ہے لیکن اہلِ مشرق نے معاشرتی عوامل کو ادب میں بہت کم جگہ دی ہے۔ مشرق کے زیادہ تر دانشور طبقات نے اہلِ مغرب سے نظریات مستعار لے کر اپنے ادب پر منطبق کر کرکے بعض نتائج کا استنباط کیا ہے۔ اور چونکہ استنباط میں اکثر قطعیت نہیں ہوتی۔ اس لئے کوئی مثبت اور خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکل سکا۔

یوں تو اردو میں رومانی، جمالیاتی، نفسیاتی، سماجی اور جدلیاتی تنقید کے دبستانوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے۔ لیکن تمام دبستانوں کا مبداء اور مخرج بالآخر مغرب ہی قرار پاتا ہے۔ اس ضمن میں اگر رومانی تنقید کے حوالے سے مادام دی استبل کے حوالے کو ضروری خیال کیا جاتا ہے تو انگریزی ادب کے تمام رومانی شعراء کو بھی ناگزیر ماننا پڑتا ہے۔ اگر رومانی شعراء کے احساس جمال کی بات ہوتی ہے تو جمالیات کے تمام دبستانوں کا ذکر کروچے تک جا پہنچتا ہے۔ اور متعدد مثبت یا منفی رجحانات جمع ہو جاتے ہیں۔ اور چونکہ رومانی نظریات میں فرد کو اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور فرد کے نظریات سے زیادہ اس کے احساسات اور جذبات اہمیت حاصل کر لیتے ہیں۔ لہٰذا خیال، جذبہ اور وجدان خود بخود معرضِ بحث میں آجاتے ہیں۔ اور خیال اور جذبے اور وجدان کا سفر ماورائیت کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے مذکورہ سوالوں سے تمام گفتگو لایعنی اور مہمل بن جاتی ہے۔ جب تک اس میں ارضیت نہ پیدا ہو۔ ارضیت کے لئے فرد کے پاؤں زمین پر ٹکنے چاہئیں۔ اور اس کی ذات کو نفسیات کی کسوٹی پر پرکھا جائے۔ ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب شعور اور لاشعور کا شاعر' غالب'، ایک ایسی ہی دریافت ہے یعنی انہوں نے عبدالرحمٰن بجنوری کی طرح انتہا پسند رومانی نظریہ قائم کرنے کے بجائے غالب کو ایک سماجی فرد کی حیثیت میں دیکھا ہے۔ وہ فرد جس کے پاؤں اپنے معاشرے کی سرزمین پر قائم ہیں اور جو سماج کے تمام عوامل اور محرکات سے اثر پذیر ہوتا ہے جس کے محسوسات پر فکر کا غلبہ ہے اور جس کی قوتِ متخیلہ کے تمام ممکنہ افق تفکر و تعقل کی روشنی سے جگمگا رہے ہیں۔

یہ دس مقالات کا مجموعہ ہے۔ لیکن اس کی ترتیب اس طرح قائم ہوئی ہے کہ ہر مقالہ بجائے خود ایک مکمل اور منفرد باب بھی ہے۔ اور اس طرح غالب کا ہمہ جہت مطالعہ شخصی حیثیت سے بھی سامنے آتا ہے اور غالب کی شاعری کے بھی بہت سے گوشے روشن ہوجاتے ہیں۔

ان مقالوں کے عنوانات اس طرح ہیں۔ 'غالب کا نفسیاتی مطالعہ'، 'شعور اور لاشعور کا شاعر'۔ 'غالب خطوط کے آئینے میں'۔ 'غالب کی نرگسیت'۔ 'مرد عاشق کی مثال غالب'۔ 'غالب کی شاعری میں جنس'۔ 'غالب مکتبِ غمِ دل میں'۔ 'غالب آتش زیر پا'۔ 'بیاضِ غالب کا تجزیاتی مطالعہ'۔ 'غالب اور چغتائی کے ذہنی رابطے'۔

ڈاکٹر سلیم اختر نے ان مقالوں میں یونگ ایڈلر اور فرائڈ وغیرہ کے حوالے دے دے کر کسی مبتدی کی طرح تجزیے کر کر کے پڑھنے والے کا ناک میں دم نہیں کیا۔ اور نہ اظہار علمیت کے اوچھے وار کئے بلکہ انتہائی متوازن، معتدل اور میانہ روی سے کام لے کر غالب کی نفسیاتی تفہیم کے راستے کھولنے کی سعی کی ہے سلیم اختر نے نفسیات کو کل نہیں بلکہ جز سمجھا ہے۔ اور اسی لئے غالب کی شخصیت کے اس رُخ کو جو اُن کے قلم کی زد پر آیا ہے، جز ہی سمجھا ہے کل نہیں۔ علاوہ ازیں سلیم اختر کو یہ بخوبی احساس ہے کہ غالب جیسے ہمہ جہت آفاقی شاعر کو نفسیات کے محدود خانے میں جکڑنا کس قدر غلط ہے کہ نقد و نظر کے تقاضوں میں "فرد" کے ساتھ ساتھ سماج کو اور سماجی حقائق کو تسلیم کئے بغیر غالب کی شخصیت اور فن کا احاطہ ممکن نہیں۔ غالب کی شخصیت کے گرد جو رومانی تانا بانا عبدالرحمٰن بجنوری نے بُنا تھا، اسے نفسیات کے وسیع تجزیاتی مطالعے سے ختم کیا اور غالب کی شاعری میں تخیل کی ارضیت کے ضمن میں معاشرتی علوم اور فلسفیانہ تفکر کے لازم آنے سے جو نظام تعقل حرکت میں آیا، اس نے غالب کو ہمہ پہلو سماجی شاعر تسلیم کر لیا، چنانچہ مذکورہ مقالات میں سلیم اختر نے کسی مخصوص مفروضے میں غالب کو قید کرنے کے بجائے کھلی فضا میں سانس لینے کو ترجیح دی ہے۔

ہر مقالہ بجائے خود منفرد بھی ہے اور اپنی جگہ مکمل بھی، غور کیجئے۔ تو بجائے خود ہر مقالہ ایک باب بھی ہے جو فکری تسلسل کی کڑیوں کو مربوط اور منضبط رکھتا ہے۔

نظری تنقید کے ذیل میں اُردو میں بہت کم کام ہوا ہے۔ آج سے ۳۵ سال پہلے پروفیسر ڈاکٹر شبیہہ الحسن نونہروی نے فرائڈ کے حوالے سے خصوصاً اور یونگ اور ایڈلر کے حوالوں سے عموماً غالب کی شخصیت اور شاعری پر جب ایک خاص زاویۂ نظر اختیار کیا تھا تو ادب کے قارئین نے اس سے خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن ہمارے دوست ڈاکٹر سلیم اختر نے تو نفسیات کو اپنا اوڑھنا بچھونا ہی بنا لیا ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ اب گذشتہ پندرہ بیس سال سے موصوف نفسیات کے بغیر نوالہ بھی نہیں توڑتے تاہم نفسیات کو لقمۂ تر بھی نہیں سمجھتے، نفسیات کے تمام ممکنہ دبستانوں سے رجوع کرتے رہتے ہیں اور بسا اوقات عسیر الحصول ماخذ تک پہنچ کر تنقید کے نفسیاتی دبستان سے دلچسپی رکھنے والوں کیلئے مشکلات بھی پیدا کر دیتے ہیں، جو ان کی ایک عالمانہ ادا ہے۔ اردو تنقید اگر سماجی، سیاسی، تاریخی، تہذیبی، رومانی، جمالیاتی، تاثراتی، تجرباتی، تحقیقی، تدقیقی، تعریفی، توضیحی اور مارکسی جہتوں کا مطالعہ کرکے اپنی تکمیل کرتی ہے تو نفسیات بھی اس کا اہم شعبہ ہے۔

مَیں نے ڈاکٹر سلیم اختر کی کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے۔ لیکن ذرا مختلف انداز میں اور وہ اس طرح کہ پہلے مَیں نے ان تمام اشعار کو دیکھا جو ان مقالات میں استعمال ہوئے ہیں، دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ ڈاکٹر سلیم اختر نے اپنی خوردبین سے غالب کے جن اشعار کو نخچیر کیا ہے اور ہدف بنایا ہے انہیں دیکھا اور شکر کیا کہ اشعار کا وہ ذخیرہ جو میرے ذہن کے کسی گوشے میں پڑا ہُوا ہے اس کا بیشتر حصہ ان کی دستبرد سے محفوظ رہا۔ اسے آپ حریفانہ، معاصرانہ، معاندانہ یا ستم ظریفانہ چشمک نہ سمجھیں بلکہ یہ محض حصۂ برادرانہ کے طور پر ہم دونوں کے مابین ایک خاموش سمجھوتہ ہے کہ ہماری فکری سطحیں متوازی ہوتے ہوئے بھی جزوی طور پر کہیں نہ کہیں سے الگ ہوجاتی ہیں۔ دوسرے وہی طریقہ برتا جو معروف ہے یعنی تمام مقالات کو پڑھ ڈالا۔

مجھے خوشی ہے کہ سلیم اختر نے واقعی DISTORTING MIRROR استعمال نہیں کیا۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا کیا۔ غالب کو شاعری اور مکاتیب کے حوالے سے دیکھا اور بھی اچھا کیا۔ غالب کی نرگسیت پر خامہ فرسائی کی، خوب کی، غالب کی شاعری میں جنس دریافت کی، معرکہ مارا۔ غالب کی بیاض سے ۱۹ سالہ ایڈولیسنٹ غالب کو کھنگال کر نکالا، اللھم زد فزد، غالب اور چغتائی کے ذہنی رابطے کسی نیارئیے کی طرح نتھارے، خوب سلیقہ دکھایا، لیکن اس کے باوجود سلیم اختر نے دعوٰی کوئی نہیں کیا، یہی بہت اچھا کیا، کیونکہ غالب پر ابھی تک کوئی کتاب بھی حرفِ آخر نہیں۔ غالب کے اس تیقن کے بموجب کہ

ع شہرت شعرم بگیتی بعد من خواہد شدن

کی تعبیر آنے والے زمانوں تک ہوتی رہے گی۔ افراط و تفریط کے بین بین ابھی شوق کے گوناگوں مرحلے طے ہوں گے۔ بہت سے آبلہ پا ابھی ان

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

محترمہ فضل بی بی صاحبہ

محمد منوّر

مکرم قریشی مبارک احمد صاحب کی والدہ مائی فضل بی بی صاحبہ طویل عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۱، اگست ۱۹۸۹ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں قریباً اسی سال کی عمر میں انتقال فرما گئیں۔ اسی روز مغرب کی نماز کے بعد انہیں عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

مائی فضل بی بی صاحبہ کے خاوند مولوی عبداللطیف قریشی صاحب دیہات میں دعوتِ الی اللہ کا فریضہ خوش اسلوبی سے ادا کرتے رہے۔ انہیں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی سے شاگردی کی نسبت تھی۔ دلائل و براہین سے بخوبی واقف تھے اور انہیں بڑے جوش اور جذبے سے مخاطبین کے سامنے پیش کرتے تھے۔ لیکن عمر نے وفا نہ کی اور پاکستان بننے کے چند سال بعد ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔

محترمہ فضل بی بی صاحبہ نے قریباً چالیس سال بیوگی میں گزارے۔ تینوں بچوں کی تعلیم و تربیت کا حسب توفیق اچھا انتظام کیا۔ بڑی بیٹی محترمہ باجی زکیہ صاحبہ کئی سال سے سکول میں بچوں کو تعلیم دیتی ہیں۔ چھوٹا بیٹا بھی سکول ماسٹر رہا ہے۔ مکرم قریشی مبارک احمد صاحب نے دسویں جماعت پاس کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ لیا اور دینی تعلیم حاصل کی۔ لیکن گھریلو ذمہ داریوں کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی ملازمت اختیار کر لی اور اب نظارت علیاء میں کارکن کے طور پر کام کر رہے ہیں۔

بیوگی کا ایک ایک دن مشکل سے کٹتا ہے۔ اور جب بچے بھی توجہ کے محتاج ہوں تو زندگی اور بھی کٹھن ہو جاتی ہے محترمہ فضل بی بی صاحبہ نے یہ سال بڑی ہمت استقامت اور محنت سے کاٹے اور بچوں کو پوری لگن اور محبت سے پالا۔ جب باجی زکیہ صاحبہ ڈاور سکول میں پڑھاتی تھیں تو ماں اپنی بیٹی کے ہمراہ جاتی اور اس کی دلداری کا ہر طرح خیال رکھتی۔ بچوں کو بھی ماں کی محبت اور خدمت کا پورا پورا احساس تھا۔ اور انہوں نے اپنی والدہ کے تعہد خدمت سے کبھی منہ نہ موڑا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس خاندان کی خواتینِ مبارکہ کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک بہت اہم اور روشن وصف یہ ہے کہ وہ غرباء اور یتامی اور بیوگان کا خاص خیال رکھتی ہیں اور گھر کے افراد کی طرح ان کی نگہداشت کرتی ہیں۔ ہر دور میں بلیسیوں خاندانوں کے افراد ان کے زیر سایہ پلتے ہیں اور یہ مبارک روایت اب تک قائم ہے۔ حضرت فضلِ عمر کی پیاری بیٹی اور لجنہ مقامی کی موجودہ صدر صاحبہ نے محترمہ فضل بی بی صاحبہ سے بہنوں کا سا سلوک کیا۔ باجی زکیہ صاحبہ کو اپنی بیٹی کا سا پیار دیا طویل سالوں کی اس محبت بھری رفاقت نے اس چھوٹے سے کنبہ کی تلخیوں کو دور کر کے ان چند افراد کی زندگیوں کو خوشیوں سے بھر دیا۔

محترمہ فضل بی بی صاحبہ کو فکر تھا کہ بیٹی اگرچہ برسر روزگار ہے۔ تاہم اچھے جیون ساتھی کے بغیر زندگی پُرسکون نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے اس فکر کو دور فرمایا اور ایک مخلص دوست کو ان کا رفیقِ حیات بنا دیا شادی کے بعد انہوں نے وقف جدید کا امتحان پاس کیا اور بفضلہ تعالیٰ سندھ میں مخلصانہ خدمات بجالا رہے ہیں۔ بہت سے لوگ ان سے روحانیت اور انسانیت کا نور حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کے نیک نتائج پیدا فرما رہا ہے۔

ایک خواہش اور دعا اُن کی یہ تھی کہ بیٹی کا اپنا مکان ہو۔ تا وہ بھائیوں کی وسعتِ تنگ نہ رہیں۔ اُن کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی اور انہوں نے دیکھ لیا کہ بیٹی کا مکان تکمیل کے آخری مراحل تک پہنچ گیا ہے۔ کئی بار انہوں نے چند روز کے لئے اس نئے مکان میں قیام بھی کیا۔ لیکن جب مکان مکمل ہوا تو مائی فضل بی بی صاحبہ اس دنیا سے منتقل ہو کر اپنے دائمی گھر میں آباد ہو گئیں۔

بیماری کے ایام میں جو کئی سالوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے بچوں اور بہو نے حقِ خدمت ادا کیا۔ اور جہاں تک ممکن تھا دن رات انہیں آرام پہنچانے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ مائی فضل بی بی صاحبہ اور ان کے خادم دین خاوند کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے بچوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور سب کو دین کا سچا خادم بنائے۔ اور ان کی اولاد کو بھی اعلیٰ تعلیم سے مزین

باقی صفحہ ۷، پر

منصور احمد مبشر

کھیل اور کھلاڑی

● انگلینڈ کے ۱۹، سالہ ڈیل ھیرس کو پوری طرح فٹ نہ ہونے کے باوجود انگلستان اگلے ماہ سنگاپور میں ہونے والے ورلڈ سکواش چیمپئن شپ میں کھلا رہے ہیں۔ انگلستان کا نمبر ایک کھلاڑی جو دنیا بھر کی فہرست میں دسویں نمبر پر ہے اسے باوجود اسکے کہ اسکی کمر پر برا اثر پڑ چکا ہے ساتھ لیجا رہے ہیں لیکن وہ ورلڈ اوپن سے پہلے ٹیم کے میچوں میں نہیں کھیلے گا۔ انگلینڈ کے سکواش کے مینجر انڈریو شیلے نے کہا ہے یہ ہم کوئی جوا نہیں کھیل رہے۔ انہیں کمر کی جو تکلیف ہے گذشتہ چند میچوں میں اسکا انکی کھیل پر کوئی اثر نہیں پڑا اور ہم سمجھتے ہیں کہ چیمپئن شپ کے میچوں کے وقت وہ پوری طرح کھیلنے کے قابل ہو جائیں گے فیصلہ تو بے شک مشکل تھا۔ لیکن ہمارا یقین ہے کہ ہم نے صحیح توازن پیدا کر لیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں ہم اس دفعہ چیمپئن شپ جیت تو نہیں سکتے لیکن اپنی تیسری پوزیشن کا دفاع نہایت کامیابی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ ہم دراصل ۱۹۹۱ء کی چیمپئن شپس پر نگاہ لگائے ہوئے ہیں اور ہم نے اپنے نوجوانوں کو اسی موقع کے لئے تیار کرنا شروع کیا ہے۔

یہ بات یوں بھی سامنے آئی کہ انہوں نے جونیئر عالمی کھلاڑی ۱۷، سالہ سائمن پارک کو بھی ٹیم میں شامل کیا ہے۔ اور ۲۳، سال سے کم عمر کے کھلاڑی چیمپئن جیسیم منکولا کو بھی۔ ٹیم میں جو چار افراد شامل ہونگے ان میں کیپٹن براؤن بیین بھی شامل ہیں۔

● کہتے ہیں کہ کھیلوں میں اصل خوشی تو اچھی کھیل دیکھنے سے ہونی چاہئیے۔ لیکن اس بات کا کون انکار کر سکتا ہے کہ اگر کھیل بھی اچھی ہو اور جیتنے والا بھی اپنا آدمی ہو تو خوشی کئی گنا بڑھ جاتی ہے سنگاپور اوپن سکواش میں جان شیر خان نے آسٹریلیا کے کرس ڈِٹمار کو ہرا کر اپنا اعزاز قائم رکھا۔

جان شیر خان نے ۹-۱۵، ۱۵-۱۵، ۱۳-۱۵، ۵-۱۵، ۵-۱۵ سے میچ جیتا۔ پہلی گیم میں کرس ڈٹمار نے جان شیر خان پر خاصا دباؤ ڈالا اور انہیں ایک حد تک اپنی کھیل کی تیزی سے حیران کر دیا۔ یہ کھیل کے پہلے ۲۰، منٹ تھے۔ لیکن جب دوسری گیم شروع ہوئی تو جان شیر خان نے ۲۴، منٹ میں ۱۵-۱۳، سے جیت لی۔ اور اسکے بعد کی دو گیمز بھی ۱۵-۵ اور ۱۵-۵ سے جیت لیں۔ دوسری گیم کے بعد یوں لگتا تھا کہ ڈٹمار خاصا تھکا ہوا ہے بہر حال جان شیر خان نے ایک اعزاز قائم رکھا اور اچھی کھیل اور جیتنے والے کھلاڑی کی وجہ سے پاکستانیوں کے لئے بہت خوشی مہیا کی۔

● ویسٹ انڈیز (غرب الہند) میں کرکٹ کا میچ کھیلنے کے لئے انگلستان نے گراہم گوچ کو نیا کپتان مقرر کیا ہے۔ گراہم گوچ اقوام متحدہ کے ایک فیصلے کے مطابق ٹیسٹ کرکٹ نہیں کھیل سکتے تھے لیکن کہتے ہیں کہ گذشتہ اپریل میں انہیں اس لئے معافی دیدی گئی کہ انہوں نے یہ سارا عرصہ نہایت اچھی طرح گزارا اور کسی شکایت کا موقعہ نہیں دیا۔ ویسٹ انڈیز کرکٹ بورڈ کے صدر نے کہا ہے کہ مجھے لوگوں کا تو پتہ نہیں لیکن جہاں تک میرا اپنا تعلق ہے اور میرے بورڈ کا تعلق ہے۔ ہم ہر اس شخص کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار ہیں جسے انگلستان کا کرکٹ بورڈ کپتان مقرر کرے البتہ اس پر کسی قسم کی کوئی قدغن نہیں ہونی چاہئیے۔

● حال ہی میں فزیکل ایجوکیشن کالج، اولڈ بوائز ایسوسی ایشن سندھ بلوچستان نے ٹیبل ٹینس کے ٹورنامنٹ کروائے ان میں نہال عیسیٰ نے احسان الرحمٰن کو ۲۱-۱۲، اور ۲۱-۷، سے ہرا کر لڑکوں کا میچ جیت لیا۔ اس میچ میں کھیلنے والے لڑکے ۱۴، سال سے کم عمر تھے۔ اور ٹائیٹل کا نام تھا۔ پروگریسو ٹیبل ٹینس ٹورنامنٹ جہاں تک ۱۴، سال سے کم عمر لڑکیوں کے ٹائیٹل کا تعلق ہے۔ وہ سمیرا خان

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفدر نذیر گولیکی

آئیوری کوسٹ

آئیوری کوسٹ جس کو اب COTED IVOIRE کہتے ہیں۔ افریقہ کا پیرس کہلاتا ہے۔ کسی زمانہ میں یہاں پر ہاتھیوں کی کثرت تھی۔ اسی لئے اس کا نام آئیوری کوسٹ پڑ گیا۔ آئیوری۔ سفیدی۔ اور ہاتھی دانت کو کہتے ہیں۔

آئیوری کوسٹ کے ایک طرف سمندر ہے۔ مشرق کی طرف غانا بمغرب کی طرف لائبیریا اور گنی کی سرحدیں ملتی ہیں۔ شمال کی طرف برکینا فاسو (اپر وولٹا) اور مالی کی سرحدیں ملتی ہیں۔

آزادی

یہ علاقہ فرانس کے زیر اثر چلا آرہا تھا۔ ۱۹۶۰ء میں یہ کالونی آزاد ہوئی۔ فرانسیسی حکمران نہایت سکون کے ساتھ ملک کو چھوڑ کر چلے گئے اور کسی خون خرابہ کے بغیر ملک کے باشندوں کو آزادی میسر آئی۔

آبادی

اس ملک کی آبادی تقریباً ایک کروڑ کے قریب ہے۔ جس میں چالیس سے زائد دیگر ممالک کے لوگ آباد ہیں ۵۷ قبائل ہیں جن میں سے مشہور۔ جولا، بیتے۔ بوٹے۔ سانو گر، کولی بالی وغیرہ ہیں۔ جولا تقریباً سب ہی مسلمان ہیں ۴۵٪ آبادی مسلمانوں کی اور ۵۰٪ عیسائیوں کی۔ باقی پانچ فی صد دہریہ وغیرہ ہیں

دارالحکومت

جب سے ملک آزاد ہوا ہے چونکہ دارالحکومت تیار ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے سمندر کے کنارے شہر "بستم" کو دارالحکومت بنایا گیا۔ پھر "بینجرویل" کو "بینجر" فرانسیسی گورنر کا نام تھا اسی نام سے یہ شہر آباد ہے۔ پھر "آبی جان" کو اور اب کچھ سالوں سے "یمسکرو" (YAMOUSSOUKRO) کو دارالحکومت بنایا گیا ہے۔

بڑے بڑے شہر

آبی جان، بوآکے کوروگو۔ یمسکرو، دلوا، مان وغیرہ ہیں۔ آبی جان کے علاقہ (PLATEAU) پلاٹو نہایت خوبصورت ہے بلند و بالا عمارات اور بڑے بڑے مراکز خریداری ہیں۔

ذرائع آمد

(کاکاؤ) کافی، پام آئل، کپاس، گنا۔ مانیک، پٹرول ربڑ پلانٹ۔ علاوہ ازیں پھلوں میں کیلا، انناس، کوکونٹ اور آم کثرت سے ہوتا ہے۔

ٹرانسپورٹ

کھلی کھلی صاف ستھری وسیع و عریض فرانسیسی طرز کی نہایت اعلیٰ سڑکیں ہیں بسیں نہایت اچھی قسم کی ہیں۔ ٹیکسی کا بھی بکثرت رواج ہے۔ بائیسکل اور موٹر سائیکل بھی استعمال ہوتا ہے۔

سارے ملک میں ایک ریل کی لائن ہے جو زیادہ تر مال برداری کے لئے زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ اور مالی کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

کارخانے

کاکاؤ اور کافی تیار کرنے کے کارخانے ہیں۔ تیل صاف کرنے کا کارخانہ بھی ہے کپڑا بنانے کے کارخانے بھی ہیں صنعت زیادہ نہیں ہے قریبی ممالک سے اشیاء درآمد کی جاتی ہیں۔

میڈیا

ریڈیو ٹیلی ویژن۔ دو ریڈیو اسٹیشن ہیں۔ اور دو ٹیلی ویژن سنٹر مگر ابھی صرف ایک ہی کام کر رہا ہے۔ اخبارات میں ۱۔ (FRATERNITE MATINE) (معنی ہے صبح کی دوستی بھائی چارہ) ۲۔ ہفت روزہ ایوار دیمانش (IVOIRE DEM-ANCHE)
۳۔ FRATERNITE-HEBDO
۴۔ ماہنامہ EBURNEA

سرکاری زبان

یہاں کی سرکاری زبان فرانسیسی ہے۔

تعلیم

تعلیم کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ بہت بڑی یونیورسٹی ہے علاوہ ازیں کالج اور سکول کثرت سے ہیں۔ غیر ملکی لڑکوں کے لئے نہایت اعلیٰ ہوسٹل ہیں ہر ہوسٹل سے طلباء کو یونیورسٹی تک ڈنے اور لے جانے کا سرکاری انتظام ہے۔

مذہبی حالت

مسلمانوں کی بڑی بڑی خوبصورت مساجد ہیں۔ عربی مدرسہ جات بھی کثرت سے ہیں۔ مسلمان اکثریت نمازیں ادا کرتی ہے۔ چونکہ حکومت عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے عیسائیت کی ترویج کے لئے ریڈیو ٹیلی ویژن اور اخبارات استعمال ہوتے ہیں۔

سیاست

ایک ہی سیاسی پارٹی ہے صدارتی نظام جاری ہے۔ ۵ سال کے لئے صدر چنا جاتا ہے۔ جب سے یہ ملک آزاد ہوا ہے ایک ہی صدر جو بار بار الیکشن جیتتے چلے آرہے ہیں ان کا نام ہے فیلکس ہوفے بوآنے FELIX HOUPHOUET BOIGNY ملک میں نہایت امن و سکون ہے۔ پچھلے دنوں یونیسکو کی طرف سے یہاں پر کانفرنس ہوئی تھی جس کا نام تھا امن (PAIX) چنانچہ اجلاس کے بعد دارالحکومت کا نام "امن کا شہر" رکھا گیا۔

سکہ

یہاں کے سکے کا نام فرانک ہے۔

جھنڈا

آئیوری کوسٹ کے جھنڈے کے تین رنگ سفید سبز اور مالٹا ہیں۔ ایک ہی پیمائش کی تین رنگ کی پٹیوں سے بنا ہوا ہے۔

ہوٹل

آبی جان میں بڑے بڑے بلند و بالا خوبصورت فائیو سٹار ہوٹل ہیں۔ مشہور ہوٹل۔ ہوٹل ایوار۔ گلف ہوٹل۔ ہوٹل آماتی وغیرہ ہیں۔

ساحل سمندر

سمندر کے کنارے کے ساتھ ساتھ غیر ملکیوں کی رہائش کے لئے بے شمار ہوٹل و ریسٹورنٹ ہیں۔ دوسرے ممالک سے سیاح آتے ہیں اور افریقہ کی خوبصورتی سے محظوظ ہوتے ہیں۔

موسم

یہاں صرف دو ہی موسم ہیں۔ خشک اور تر۔ ماہ اکتوبر سے ماہ مئی تک خشک موسم رہتا ہے لیکن ۱۵۔۲۰ دن کے بعد بارش بھی ہو جاتی ہے۔ پھر مئی کے وسط میں بارشوں کا موسم شروع ہوتا ہے اور خوب بارشیں ہوتی ہیں۔ یہاں کی زمین نہایت سرسبز و شاداب ہے۔ کھیتی باڑی کا انحصار بارش پر ہے نہایت گھنے جنگل پائے جاتے ہیں۔

زراعت

زیادہ تر مکئی باجرہ جوار گنا۔ کپاس اگائے جاتے ہیں۔ چاول بھی بعض علاقوں میں بوتے ہیں۔ گندم یہاں نہیں ہوتی بلکہ باہر سے منگواتے ہیں۔ سبزیوں میں مانیک اور آلو کثرت سے اگائے جاتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں بھی تقریباً ہر گاؤں میں پالتے ہیں لیکن عید وغیرہ کے قریب مالی سے منگواتے ہیں۔ اب گائیں پالنے کا رواج بھی ہو رہا ہے۔ بھینس یہاں نہیں ہوتی۔ جنگلی بھینسیں ہوتی ہیں جو نہایت خطرناک ہوتی ہیں۔ اگر کسی ایوارین کو یہ بتایا جائے کہ بھینس کا دودھ بہت مزے دار ہوتا ہے تو وہ حیران و پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ ناممکن ہے۔

ایئرپورٹ

آبی جان میں انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے جو شہر سے ۱۶ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے ہر روز ۱۸ جہاز آتے جاتے ہیں۔

بندرگاہ: یہاں بہت بڑی بندرگاہ بھی ہے مال کی درآمد برآمد کے لئے بڑے بڑے بحری جہاز استعمال ہوتے ہیں۔

پسندیدہ کھیلیں

سب سے پسندیدہ کھیل فٹ بال ہے جو سارے ملک میں پسند کی جاتی ہے۔ نہایت مضبوط قومی ٹیم ہے۔ علاوہ ازیں لانگ ٹینس۔ باسکٹ بال۔ باکسنگ، سائیکلنگ وغیرہ بھی کھیلی جاتی ہیں۔

احمدیہ مشن خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۶۰ء سے آبی جان کے علاقہ آدجامے میں قائم ہے۔ گذشتہ ۲۹ سالوں میں اس مشن نے خدا کے فضل سے بہت ترقی کی ہے۔ پہلے مربی مکرم مقبول احمد صاحب قریشی تھے۔ پھر یکے بعد دیگرے کئی مربیان کو یہاں کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اب خدا کے فضل سے مشن ہاؤس کے علاوہ بیت اقصیٰ۔ پرائمری سکول اور کلینک بھی ہے اس مشن کے علاوہ باقاعدہ دو اور مشن انگوبوا لگے میں قائم ہیں۔ نیز بستم۔ آگبوویل۔ اگو ہرو کو نگرو۔ اپواسو۔ بینجرویل میں باقاعدہ جماعتیں قائم ہیں۔ اس وقت دو لوکل معلمین کے علاوہ ۵ مربیان کام کر رہے ہیں۔ گویا کل ۷ مربیان میدان عمل میں ہیں۔ کل اٹھارہ جماعتیں ہیں۔

مشنری ٹریننگ کالج:۔ فرانکفون ممالک کے لئے آئیوری کوسٹ میں گذشتہ سال مشنری ٹریننگ کالج کھولا گیا تھا۔ اس میں ۱۰ طلباء زیر تعلیم ہیں۔

آئمہ سلسلہ احمدیہ کے دورہ جات:

۱۹۷۰ء میں امام جماعت احمدیہ (الثالثؒ) نے پہلی مرتبہ آئیوری کوسٹ کا دورہ فرمایا اور جماعت کی علمی و عملی تربیت میں گرانقدر

باقی صفحہ نمبر ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر کے نام

آپ کا خط ملا

مکرم بشیر احمد صاحب (ایڈووکیٹ) ربوہ لکھتے ہیں:

صبح سویرے نماز کے لئے نکلنے یا واپس لوٹنے پر پُر شوق نگاہیں گھر کے بیرونی دروازہ پر الفضل کے پرچہ پر لپکتی ہیں جو اس وقت وہاں ڈالا جاچکا ہوتا ہے۔ الفضل کے لئے یہ کشش اس محبت اور خلوص کے باعث ہے جس نے افراد جماعت کو جماعت اور مقدس امام جماعت سے باہم پیوند کر رکھا ہے۔ لاریب دلوں کا یہ پیوند خدائی ہاتھ سے قائم ہوا۔

اس تعلق محبت کو فزوں تر کرنے کا ایک بڑا وسیلہ اور واسطہ الفضل ہے۔ اور خاص طور پر اب جو الفضل اس خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ (کچھ مدیر کے متعلق)۔

سالوں کی بندش کے بعد الفضل کا پھر سے جاری ہونا ایک ایسے چشمہ کی مثال ہے جو ایک لمبے عرصہ تک پیاسوں کو سیراب کرتا رہا ہو۔ گم ہو جائے۔ اور پھر سے ابل پڑے۔ واللہ کہ احباب جماعت کی خوشی اسی نوعیت کی ہے۔ لیکن مجھے یہ عرض کرنے کی اجازت دیجئے کہ الفضل کے اس دوبارہ اجراء پر چند پرچے آئے تو میری اس خوشی میں تعجب کا ایک عنصر آشامل ہوا وہ یہ کہ آپ اخبار کے سب سے اہم صفحہ ایڈیٹوریل پیج کا پورا نصف نظم کے لئے مخصوص و متعین کرنے لگے۔ نظم کے لئے اس قدر جگہ ۸ صفحوں کے اخبار الفضل میں اس سے پہلے کبھی مخصوص و متعین نہ ہوتی تھی اور وہ بھی ایڈیٹوریل پیج پر۔ ملک کے بڑے قومی سطح کے اخبار جن کے وسائل آپ سے سینکڑوں گنا ہیں وہ بھی ایسی سیٹنگ کے متحمل نہیں۔ خیال ہوا کہ کیا ایڈیٹر صاحب ادارتی صفحہ کی اس ترتیب سے عہدہ برا ہو سکیں گے؟ یا بصورت دیگر اس ترتیب کو بدلتے رہیں گے جبکہ ادارتی آداب میں ہر صفحہ کی اپنی ایک سیٹنگ ایک مستقل شناختی FEATURE ہوا کرتا ہے جسے بار بار بدلتے رہنا طبائع پر گراں ہوا کرتا ہے۔ لیکن میرا تعجب اور اندیشہ اب کوئی چھ ماہ کے مشاہدہ اور تجربہ سے دور ہوا۔ آپ کی تدبیر ترتیب کا حسن اس سے ثابت ہوا کہ کیا معیار اور کیا مقدار الفضل متواتر جو منظوم مواد پیش کر رہا ہے وہ ادارتی صفحہ کی مخصوص جگہ سے اُمڈ کر دوسرے صفحات کی زینت بھی بننے لگا ہے۔ (کچھ مدیر کے متعلق)

کچھ لکھ بھیجنے کی دو تین بار آپ نے اس خاکسار سے بھی خواہش کی ہے۔ فی الحال ایک مضمون ارسال ہے۔

بقیہ: کھیل اور کھلاڑی

نے ساڑھ احمد کو ۲۱-۱۶، ۲۱-۱۱، سے ہرا کر ٹائیٹل جیت لیا۔

- چین میں ایشین مردوں کے باسکٹ بال کے چیمپئن شپ کے نتائج درج ذیل ہیں۔

سیمی فائینل میں چین نے چینی تائی پے کو ۹۲-۶۷، سے ہرا دیا۔ جنوبی کوریا نے جاپان کو ۱۰۰-۸۶، سے ہرایا۔ نویں پوزیشن کے لئے ملائشیا نے پاکستان کو ۱۱۰-۷۷، سے ہرایا۔ ۱۱، ویں پوزیشن کے لئے سنگاپور نے تھائی لینڈ کو ۸۵-۷۳، سے ہرایا۔ ۱۳، ویں پوزیشن کے لئے ہانگ کانگ نے انڈونیشیا کو ۱۰۴-۷۵، سے ہرایا۔ ۱۵، ویں پوزیشن بنگلہ دیش کے حصے آئی۔

- سنگاپور میں اگلے مہینے ورلڈ ٹیم سکواش چیمپئن شپ ہو رہی ہے ان میچوں میں مقابلے کے لئے جو ٹیم پاکستان سے سنگاپور جائیگی اسکی سربراہی جہانگیر خان کریں گے وہ حال ہی میں انگلستان سے پاکستان واپس آئے ہیں۔

- روسی ویٹ لفٹر ALEKSAN-DER KUR-LOVICH نے ورلڈ اینڈ یورپین چیمپئن شپ جیت کر روس کے لئے پانچواں سونے کا تمغہ حاصل کیا اور اسطرح اپنا اعزاز ۱۱۰، کلوگرام سے زیادہ کی کلاس میں قائم رکھا اور اسی اعزاز کے ساتھ یورپین اعزاز بھی حاصل کیا۔ انہوں نے مجموعی طور پر ۴۶۰، کلوگرام وزن اٹھا کر اپنے روسی ساتھی RIZVAN GULISKHANOV کو ہرایا۔ جنہوں نے چاندی کا تمغہ حاصل کیا اور مجموعی طور پر ۴۲۲۵، کلوگرام وزن اٹھایا۔

کانسی کا تمغہ مشرقی جرمنی کے MICHAEL SCHUBERT نے حاصل کیا۔ انہوں نے ۴۲۵، کلوگرام وزن اٹھایا۔

بقیہ: یادداشت

ملتا ہے، دماغ کی طرف خون کی سپلائی کو کس طرح بہتر بنایا جا سکتا ہے یہ ایک علیحدہ مضمون ہے لیکن یہاں ذکر کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنی ذات میں صرف ضعیف العمری انسان کی یادداشت اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو کم نہیں کرتی۔ ہم میں سے قریباً ہر شخص بڑی عمر کے ایسے مردوں اور عورتوں کو بخوبی جانتا ہے جو اسی یا نوے سال کی عمر ہونے کے باوجود ذہنی لحاظ سے بہت مستعد ہیں۔ ایک عام آدمی ساٹھ سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد کیوں مزید علم حاصل نہیں کر سکتا۔ سائنسی لحاظ سے اس کی کوئی معقول وجہ دریافت نہیں ہو سکی۔ کیا ہی اچھا ہو اگر ریٹائر ہونے والے افراد اپنی عمومی صحت کا بھرپور خیال رکھیں اور اُنہیں مزید علم حاصل کرنے یا دیگر فنون میں مہارت حاصل کرنے کے لئے درسگاہوں اور دیگر اداروں میں داخل کرنے کا انتظام کیا جائے۔ صرف اس خیال کے پیشِ نظر کہ ان کی عمر اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ وہ اب مزید کچھ سیکھ نہیں سکتے بڑی عمر کے لاکھوں افراد اپنی ذہنی تشنگی کو ختم کر کے علم و ہنر کے میدان سے اپنا رشتہ توڑ چکے ہیں حالانکہ ہمیں مہد سے لحد تک علم حاصل کرنے کی تلقین کی گئی تھی۔

میرا تو یہ مذہب ہے کہ دُعا میں دشمنوں کو بھی باہر نہ رکھے جس قدر دُعا وسیع ہو گی اسی قدر فائدہ دعا کرنے والے کو ہو گا۔

(ارشاد حضرت بانی سلسلہ)

بقیہ! آئیوری کوسٹ

اضافہ ہوا۔ پھر حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) نے فروری ۱۹۸۸ء میں نہایت کامیاب دورہ فرمایا۔ صدر مملکت سے ملاقات کے علاوہ بڑی بڑی اہم شخصیات سے ملاقاتیں ہوئیں نیز جماعت کی روحانی تشنگی کو دور فرمایا۔

جماعتی اثر و رسوخ

خدا کے فضل و کرم سے تمام حلقہ جات میں جماعت احمدیہ کا نہایت اچھا اثر و رسوخ ہے۔ ریڈیو۔ ٹیلی ویژن۔ اخبارات رسالہ جات میں وقتاً فوقتاً جماعتی امور سے متعلق خبریں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ گذشتہ عید قربان کے موقعہ پر۔ عید کے دن ریڈیو پر ۴۵ منٹ کا پروگرام احمدیہ جماعت سے پیش کیا گیا۔ جس میں مربیان کے انٹرویو کے علاوہ حضور کی آواز میں تلاوت اور عربی قصیدہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے چند اشعار جو بکر عبید صاحب نے ۱۹۸۸ء کے جلسہ سالانہ لندن پر پڑھے تھے دو مرتبہ سنائے گئے۔ ٹیلی ویژن پر جوبلی ہال کے افتتاح کے موقعہ کی خبر نشر کی گئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آئیوری کوسٹ کے رہنے والوں کو دنیاوی نعمتوں کے ساتھ ساتھ حقیقی روحانی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔

بقیہ: شعور اور لاشعور

راستوں سے گزریں گے، تاہم اطمینان یہ ہے کہ نشان منزل کے تعین میں جو کتابیں جو مقالے اور جو افکار معاون و مددگار ہوں گے، ان میں سلیم اختر کی تمام کاوشیں عموماً شامل ہوں گی اور مذکورہ بالا کتاب بطور خاص حوالے کی کتاب بن کر کتب خانوں میں محفوظ رہے گی۔

بقیہ! محترمہ فضل بی بی

کر کے احمدیت کی اس دوسری صدی میں قابل رشک خدمات بجا لانے کی توفیقِ ارزانی فرمائے۔

اے اللہ تو ہماری ساری دعائیں قبول فرما اور ہماری ساری نسلوں کو ہمیشہ نیکی پر قائم رکھ اور شیطان کے سارے حملوں سے محفوظ فرما۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

● وزیر اعلیٰ پنجاب میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت کے درمیان محاذ آرائی کی ذمہداری کا تعین کرنے کے لئے عوام سے ریفرنڈم کروالیا جائے۔ اس سلسلے میں عوام جو بھی فیصلہ دیں اسے قبول کرنے کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

● پاکستان اور بنگلہ دیش کے سربراہوں کی ملاقات کے دوران ۱۹۷۱ سے بنگلہ دیش میں رکے ہوئے تین لاکھ بہاریوں کی واپسی کے سلسلے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔

● وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ماہ ربیع الاوّل کے آغاز پر اپنے پیغام میں کہا ہے کہ کلمہ توحید اسلامی بھائی چارے کی بنیاد ہے جس میں رنگ و نسل زبان اور علاقے کا کوئی امتیاز نہیں

● پیر پگارا نے کہا ہے کہ ملک میں اب جھاڑو پھرے گی صفائی ہو گی تو اصل حقیقت سامنے آئے گی۔

● جے یو پی کے رہنما مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ تعلیمی اداروں میں کلاشن کوف جماعت اسلامی نے متعارف کروائی ہے۔

● افغان مسئلہ کے بارے میں پاکستان اور روس کے درمیان اتفاق رائے ہو گیا ہے۔ یہ طے پایا ہے کہ یہ مسئلہ فوجی نہیں بلکہ سیاسی طور پر حل کیا جائے گا۔ یہ بات وزیر خارجہ پاکستان صاحبزادہ یعقوب اور وزیر خارجہ روس مسٹر ایڈورڈ شیورنا ٹزے کے درمیان گفتگو کے بعد بتائی گئی۔

● عدالت عالیہ سندھ کے روبرو آٹھویں ترمیم کے خلاف رٹ درخواست کی سماعت کے دوران اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے اپنے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ سینٹ صحیح جمہوری نظام کی راہ میں رکاوٹ ہے اس کا انتخاب دوبارہ ہونا چاہیئے۔

غیر ملکی خبریں

● برطانیہ کی حزب اختلاف لیبر پارٹی کی سالانہ کانفرنس میں مندوبین نے دفاعی پالیسی کے کلیدی حصّے کو بدلنے کے حق میں ووٹ دیا ہے، ۶۰ فیصد نے جوہری اسلحے میں یکطرفہ تخفیف کی حمایت کو ترک کرنے کے حق میں ووٹ دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی مندوبین نے اس تجویز کو بھی منظور کیا کہ دفاعی اخراجات میں کمی کر کے دوسرے یورپی ممالک کے دفاع کی سطح پر لایا جائے۔

● السلواڈور کے صدر نے کہا ہے کہ ملک کی دس سال پرانی خانہ جنگی کو یکسر ختم کیا جائے۔ اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ باضابطہ طور پر ایک مکمل فائر بندی کی تجویز پیش کریں گے۔

● دلّی میں کسانوں اور ریٹائرڈ فوجیوں کے ایک عام جلسے میں جس میں ایک متحدہ تحریک پیش کرنا مقصود تھا۔ حریف لیڈروں کے درمیان جھڑپوں کی وجہ سے افراتفری پھیل گئی۔ گڑبڑ اس وقت شروع ہوئی جب مسٹر مہندر سنگھ ٹکیت کے حامیوں نے حریف گروپ کے حکام کو سٹیج پر سے دھکیل دیا کہ پہلے کون مجمع کو مخاطب کرے۔ دو لاکھ کے قریب کسان اور ریٹائرڈ فوجی پارلیمنٹ کی عمارت کے سامنے اکٹھا ہوئے تھے۔ ان کا ارادہ تھا کہ اناج کی قیمتوں اور زراعتی مزدوروں کی اجرتوں اور فوجی پنشنوں میں اضافے کے مطالبے کئے جائیں۔

● سوویت صدر میخائل گورباچوف نے کہا ہے کہ ہڑتالوں پر پابندی لگانا ناگزیر ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ملکی معیشت کو بہت نقصان پہنچ چکا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے"

"دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے"

پس

۱۔ اولاد کی تربیت اور اس کو قرآن کریم پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔

۲۔ عہدیداران جماعت اور مربیان کرام قرآن کریم پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں

۳۔ مجالس موصیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم القرآن کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

یاددہانی تعلیم القرآن کے پروگراموں کو رائج کرنے کیلئے واقفینِ عارضی کی فوری ضرورت ہے۔ پس جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے وقف کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

"اے زمین و آسمان کے نُور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نُورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔"

نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن۔ وقفِ عارضی) ربوہ

کر نہ کر

۴۱ــــ تُو بیواؤں اور یتیموں پر رحم کر اور ان کی مدد کر۔

۴۲ــــ تُو کسی کا حقیر سے حقیر تحفہ قبول کرنے میں پس و پیش نہ کر۔ (سوائے خاص مصلحت کے)

۴۳ــــ تُو کسی کے چال چلن پر حملہ نہ کر۔

۴۴ــــ تُو جہاں تک ہو سکے مقدمہ بازی سے پرہیز کر۔

۴۵ــــ تُو لوگوں کو بیوقوف بنانے سے پرہیز کر۔

۴۶ــــ تُو شریفوں کی تذلیل نہ کر۔

۴۷ــــ اگر تُو ملازم ہے تو اپنا کام محنت اور دیانت سے کر۔

۴۸ــــ اگر تُو آفیسر ہے تو کسی ماتحت کی حق تلفی نہ کر۔

۴۹ــــ تُو کوشش کر کہ تیری گفتگو ہمیشہ شُستہ اور بلا تصنّع ہو۔

۵۰ــــ تُو کبھی کسی سازش میں شریک نہ ہو۔

نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔

سرزمین قادیان کا اوّلین

مشہور دواخانہ

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

گوجرانوالہ، ربوہ، قلعہ کالر، ملتان، کراچی

۷۴۸۴۴، ۹۰۶، ــــ، ۳۱۰۲۶، ــــ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے:

● سپروائزر/سیلزمین: ۴ آسامیاں

● الیکٹریشن (جو موٹر وائنڈنگ کا کام جانتا ہو): ایک آسامی

● خدمت گار برائے دفتر: ایک آسامی

کی ضرورت ہے۔ امیر یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ ملیں۔

میاں بھائی ۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون ۲۲۳۳۷۲، ۲۲۳۳۷۳